# عصر حاضر میں علوم اسلامیہ کے طلباء پر فقہی علوم کے اثرات (ایک تجزیاتی مطالعہ)

# Effects of Jurisprudence on Islamic Studies Students in Contemporary Times (An Analytical Study)

**Dr. Hafiz Muhmmad Ibrar Ullah**
*Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The university of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad*
*Email: hafizibrar87@gmail.com*
**Dr. Fareed-Ud-Din Tariq**
*Assistant professor, Department of Islamic Studies The university of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad*
*Email: dr.fareed.uajk@gmail.com*
**Dr. Nighat Akram**
*Assistant Professor Department of Islamic Studies University of Poonch Rawalakot, AJK*
*Email: nighatakram@upr.edu.pk*

**Abstract**
Students of Islamic studies in educational institutions study Islamic jurisprudence with great love. After finishing the classes, they are divided into different groups and then they take the jurisprudential debates and discuss them in detail, there is a high tendency among students to acquire knowledge related to jurisprudence lectures and they organize discussions among themselves so much that if two students meet, they negotiate on various jurisprudence issues. The Beginning of Jurisprudence When the revelation came to the Holy Prophet (peace be upon him) in the Cave of Hira, we can say that jurisprudence began from that time. From the 7th century to the 13th century, it was a remarkable work this period in the high works of (Muthqadimin) were written in a special style.Similarly, students of Islamic Studies learn about the secondary sources of Shariah,( Istihsan), (Istisalah), (Urf), (Istishab), Aqwal Sahaba, and much more related to Fiqah. Students of Islamic studies try to work on jurisprudential issues, sometimes if they don't find anyone to discuss a jurisprudential issue, they ask themselves hypothetical questions and give the answers themselves. Students of Islamic Studies who are interested in jurisprudence do not like to live an uninteresting social life, that is, they try to stay away from the assembly where there is no scholarly debate. In the free time teaching, students repeat the lesson together and it is called repetition (Takraar), so many things that one student does not remember, he remembers from other students. When these students acquire their expertise in jurisprudence and

receive their degrees, then they work as judges and lawyers in various institutions as well as in courts and they contribute to the development of the nation.

**Keywords**: Islamic Students, Fiqah, Knowledge

فقہ کا لغوی مطلب کسی چیز کو سمجھنا اور ذہانت کے آتے ہیں جو بندہ احکامی شرعیہ کی وضاحت کرے اور حقائق کا سراغ لگائے اور پیچیدہ مسائل کی وضاحت کرے اس کو عالم کہتے ہیں اور فقہ کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ فقہ ظاہری اعمال کے متعلق اُن احکام شرعیہ کے جاننے کا نام ہے جو ان کے تفصیلی دلائل سے حاصل کئے جائیں [1]۔فقیہ کا مطلب جاننے ولاوہ بندہ جس کے پاس علم موجود ہو یا بہت سمجھدار عالم ہو [2]۔علوم اسلامیہ کے طلباء کی یہ خوش نصیبی ہے کہ ان کو علم فقہ سے آگاہ کیا جاتا ہے نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين إنما أنا قاسم والله يعطي لن تزال هذه الأمة قائمة على أمر الله لا يضرهم من خالفهم حتى يأتي أمر الله [3]

ترجمہ: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرمادیتا ہے اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں، دینے والا تو اللہ ہی ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا، انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے، (اور یہ عالم فنا ہو جائے)۔

اموی دور کے ابتدائی ایام میں طلباء قران مجید احادیث اور فقہ کی تعلیم ہی حاصل کرتے تھے اس کے علاوہ کسی دوسرے علم کی اشاعت نہیں کی جاتی تھی اس دور میں تعلیم کتابی نہیں تھی بلکہ صرف طلباء سنتے تھے اور ان کا مدرس بولتا رہتا [4]۔

علم فقہ کے سیکھنے کا شوق ہر طالب علم میں ہوتا ہے چاہے وہ علوم اسلامیہ سے تعلق نہ ہی رکھتا ہو علم فقہ وہ علم ہے جو انسان کو گہرائی تک لے جاتی ہے طلباء و طالبات علمی فقہ سیکھنے کے بعد حلال وہ حرام جائز وناجائز مکروہ مستحب ان ساری چیزوں کو سیکھ جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ فقہی علوم حاصل کرنے کے بعد طلباء اپنی زندگی میں تبدیلی محسوس کرتے ہیں،

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فقہی مسائل میں بڑی توجہ سے فقہائے کرام کے ساتھ مذاکرہ کیا کرتے تھے اسی طرح امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ فقہی علوم میں کافی مہارت کے ساتھ طلباء علوم اسلامیہ کو یہ علم منتقل کرتے رہے [5]۔

علوم اسلامیہ کے طلباء کو مسلم فیملی قوانین ایک میقات میں مضمون کے طور پر سکھائے جاتے ہیں، جس سے وہ زندگی کے امور اچھے طریقے سے سیکھ جاتے ہیں اسی طرح بیع کے اصول بھی سکھائے جاتے ہیں، جس سے طلباء کی زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ دور جدید میں زیادہ تر طلباء علم فقہ انگریزی اور عربی زبانوں میں بھی سیکھتے ہیں جس

طالب علم کو انگریزی زبان کا شوق ہوتا ہے وہ علم فقہ کا انگریزی زبان میں سیکھتے ہیں اسی طرح جس طالبعلم کو علم فقہ اردو زبان میں سیکھنے کا شوق ہوتا ہے تو وہ اردو زبان میں سیکھ لیتے ہیں یا جو طالب علم عربی زبان میں سیکھنا چاہتے ہیں تو ان کے لئے عربی زبان میں سکھانے کے مواقع موجود ہوتے ہیں الغرض اردو انگلش عربی جس زبان میں بھی طالب علم سیکھنا چاہے اسی زبان میں ان کو علم سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ علم فقہ طالب علم کے ذہن کو وسیع کر دیتے ہیں اور ان کے ذہن میں یہ باتیں اجاتی ہیں کہ خرید و فروخت صرف یہ نہیں کہ آپ پیسے دیں اور ایک چیز لیں بلکہ خرید و فروخت میں کئی اقسام ہیں اسی طرح شفعہ ہے تو شفعہ کے اصول و ضوابط سیکھ جاتے ہیں اسی طرح نکاح میں مختلف چیزیں وہ سیکھ جاتے ہیں کہ مہر واجب ہے یا سنت ہے یا فرض ہے اور کون سے امور ایسے ہیں جن سے نکاح کا انعقاد کیا جا سکتا ہے اور کون سی چیز ایسی ہے جن سے نکاح کا انعقاد نہیں ہو سکتا اس طرح کون سی چیز مہر میں دے سکتے ہیں اور کون سی چیز مہر میں نہیں دے سکتے اس طرح طالب علم کو یہ علم حاصل ہو جاتا ہے کہ کون سے ایسے رشتے ہیں جن سے نکاح نہیں ہو سکتا جس طرح رضاعی بہن بھائی اس طرح مختلف اور رشتے بھی ہیں جن سے نکاح نہیں ہو سکتا مطلب یہ کہ وہ تمام امور وہ سیکھ جاتے ہیں جو اس معاشرے کی ضروری چیزیں ہیں اور اس معاشرے میں رہنے کے لیے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان چیزوں کو سیکھیں ان علوم کو سیکھیں اور ان سے اپنے معاشرے کو فائدہ اٹھائے اور اس معاشرے کا ایک کارآمد اور مفید شہری ثابت ہو سکے۔

اسی طرح نابینا شخص کی خرید و فروخت رویت کی شرط پر متفرع ہوتا ہے حنفیہ، مالکیہ، اور شافعیہ فرماتے ہیں، کہ اگر اگر ایک نابینا شخص ہے اور وہ کسی چیز کی خرید و فروخت کر رہا ہے تو اس کا ہبہ کرنا اس کا خرید و فروخت کرنا صحیح ہو گا کیونکہ وہ اس کو چکھتا ہے یا چھوتا ہے یا اس کو محسوس کرتا ہے مبیع کے اوصاف بیان کرنے سے معرفت حاصل ہو جائے تو بیع میں یہ کافی رہے گی جیسے اگر درخت پر پل لگے ہوں تو یہ اوصاف ان کے لیے کافی ہوتے ہیں[6]۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ جب یمن سے واپسی پر ائے تو انہوں نے سفیان بن عیینہ کی اس نصیحت پر عمل کی اور وہاں پر بغداد جا کر محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ سے اسلامی فقہ کی تکمیل مکمل کی[7]۔

علوم اسلامیہ کے طلباء علم فقہ سیکھنے میں انتہائی دلچسپی لیتے ہیں جس طرح مختلف مسائل جیسے کن چیزوں سے نکاح کا انعقاد کیا جاتا ہے نکاح کن سے جائز ہے کن سے ناجائز ہے اسی طرح طلاق کے مسائل، اسی طرح اور بہت سارے مختلف مسائل وہ سیکھ جاتے ہیں۔

فقہی علوم قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے ہی حاصل کئے جاتے ہیں لہذا قرآن فہمی کے لئے صرف زبان دانی کافی نہیں ہوتی کسی طالب علم کے لئے ضروری نہیں چاہے وہ کتنا ہی بڑا زبان فہم ہو، چاہے وہ عربی کا ماہر ہو،

لیکن وہ قرآن مجید کے آیات مبارکہ سے استدلال نہیں کرتے جب تک اس طالب علم کو کسی ماہر فقہ یا کسی مستند حدیث سے علم حاصل نہ ہو جائے، ایک انسان کو جس قدر سنت کا علم ہو گا، جتنا وہ علمی استعداد رکھتا ہو، اتنا ہی وہ فقہی مسائل میں مطالعے کا خواہاں ہو گا[8]۔ شام کے ایک تعلیمی درسگاہ میں ایک بادشاہ نے چاہا کہ اس کی مرضی کا فتوی دیا جائے مگر ایک عالم جس کا نام صدر الدین سلیمان تھا انہوں نے صاف انکار کیا انہوں نے کہا کہ جائیداد ان ہی کے قبضے میں ہے جن کا جائیداد ہے کسی مسلمان بھائی کے لئے یہ ہر گز جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کے جائیداد پر قبضہ کرلے بادشاہ نے جب یہ سنا تو وہ ناراض ہو کر چلے گئے بادشاہ بہت غضب ناک ہوا مگر جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تو انہوں نے لوگوں کے سامنے کہا کہ یہی صداقت اور حق گوئی ہے اور لوگوں کے سامنے ان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں اگر علم پانا ہے تو اسی بندے سے آپ کو علم ملے گا[9]۔ امہات المومنین میں سب سے زیادہ فقہی علوم سے روشناس حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا تھیں، اکثر مسائل فقہیہ میں قرآن کریم کا حوالہ دیتی تھی، ان کی یہ مبارک عادت تھی کہ جب کسی آیت کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا، تو نبی کریم ﷺ سے دریافت کر لیتی تھیں، جب بھی قرآن نازل ہوتا تو پہلی آواز ان ہی کے حاصل ہو گیا تھا، حضرت عائشہ ہر مسئلے کے جواب کے لئے قرآن کی طرف رجوع کرتی تھی[10]۔

علوم اسلامیہ کے طلباء کا اخلاق و کردار، ان کا رہن سہن، ان کا گفتار و کردار، ان کے طور وطریقے یہ ساری چیزیں اسلامی احکامات کے مطابق ہوتے ہیں، علوم اسلامیہ کے طلباء جو فقہی علوم حاصل کرتے ہیں، یقینی طور پر وہ کافی حد تک اپنی زندگی میں اس کو لاگو کرتے ہیں، ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ جو مسئلے انہوں نے اپنے اساتذہ کرام سے سیکھے ہیں، ان پر خود عمل کریں اور اپنی عملی زندگی میں ان علوم سے فائدہ حاصل کرے، جب ان طلباء کے پاس علم موجود ہوتا ہے اور یہ اس علم کو اپنی حقیقی زندگی میں استعمال کرے تو زیادہ خوشی ان اساتذہ کو ہوتی ہے جو ان کو پڑھاتے ہیں۔

اگر غور و تدبر سے کام لیا جائے تو باطل ہر زمانے میں مکر و فریب اور ایذا کے مختلف طریقے آزماتے چلے آرہے ہیں مسلمانوں کا دفاعی اور جوابی لائحہ عمل اپنے خالق سے تعلق، مخلوق کی خیر خواہی، اور اپنی علمی اور عملی تربیت پر مشتمل ہوتا تھا۔ نظریاتی مکر و فریب کرنے والے مسلمانوں کے خلاف ناکام رہتے، اور مسلمان اس وجہ سے کامیاب رہتے کہ ان کا تعلق ورشتہ قرآن وسنت سے مضبوط ہوتا تھا، دوسری وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں میں علمی گہرائی ہوا کرتی تھی اور جو نظریاتی طور پر نقصان دینا چاہتے تھے وہ خود علمی لحاظ سے انتہائی کمزور ہوا کرتے تھے[11]۔ کوئی بھی علم ہو، لیکن جب اس علم میں جس حالات وواقعات سے متعلق بحث کی جاتی ہو، تو وہی اس علم کی موضوع بھی بن جاتی

ہے دراصل علم فقہ میں زیادہ تر انسان کے ظاہری اعمال پر بحث کی جاتی ہے اور اکثر انسان سے مراد صرف بالغ انسان ہی ہوتا ہے جو انسان نابالغ ہو اور یا مجنون ہو اس انسان پر شرعی احکامات کی ذمہ داریاں نہیں ہوتی، یعنی ان کے اعمال علم فقہ کا موضوع نہیں ہوتا، یا یوں کہا جاسکتا ہے کہ ان کے افعال کو واجب، یا مکروہ، یا فرض وغیرہ نہیں کہہ سکتے اور کوئی مسئلہ مجنون یا نابالغ کے متعلق ذکر بھی جاتا ہے تو اس کا مطلب صرف یہی ہوتا ہے کہ ان افعال کی بناء پر اس مجنون یا بچے کے سرپرست یا ولی کی ذمہ داریاں کیا ہیں[12]۔ علوم اسلامیہ کے طلباء کے لئے فقہی علوم انتہائی اہمیت کی حامل ہے اس علم کے ذریعے وہ دنیا میں روزمرہ کے مسائل سیکھ جاتے ہیں ان میں غور و تدبر کرتے ہیں وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ جو مسائل ہماری روزمرہ زندگی میں آتے ہیں ان کا آسان فہم حل نکالا جائے اور اس پر تحقیق کیا جائے تاکہ عوام الناس کے لیے اس مسئلے کے سمجھنے میں آسانی ہو، علوم اسلامیہ کے طلباء کو فقہی مسائل کے سیکھنے اور سکھانے کی تربیت ملتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ علوم اسلامیہ کے طلباء فقہی مباحث میں دلچسپی لیتے ہیں[13]۔

فقہی علوم حاصل کرنے کے بعد طلباء میں وہ بصیرت اور بصارت ظاہر ہوتی ہے جو ایک عام انسان میں نہیں ہوتی، ان کی علمی استعداد بڑھ جاتی ہے اور یہ اپنی زندگی کو شریعت کے مطابق گزارتے ہیں بلکہ یہاں تک کہ ان کا لباس ان کے معاملات لین دین یہاں تک کہ جو کاروباری اصول ہوتے ہیں ان سب میں فقہی علوم سے فائدہ لیتے ہیں اور اپنی زندگی میں فقہی علوم کو بروئے کار لاتے ہوئے شریعت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ علم فقہ سیکھنے کے لئے کچھ بنیادی چیزیں ضروری ہیں اگر ایک طالب علم کو صرف و نحو نہیں آتا اسی اگر ایک طالب علم کو ترجمہ نہیں آتا تو وہ فقہ سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتا اور نہ وہ اس قابل ہوتا ہے کہ وہ علم فقہ سیکھے۔ علم فقہ سیکھنے میں وہی طلبہ کامیاب ہوتے ہیں جن کو دوسرے علوم پر بھی عبور حاصل ہو اگر صرف و نحو اس طرح ترجمہ قرآن، اسی طرح علوم احادیث پر اگر ان کو عبور حاصل نہیں ہوتا تو وہ علم فقہ سیکھنے میں کمزور رہ جاتے ہیں

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً-فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ[14]

ترجمہ: اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔

اگرچہ علم دین حاصل کرنے کے لیے سب کے سب مسلمان نہیں جاسکتے، لیکن لیکن یہ ممکن ہے کہ ہر ایک بڑی جماعت سے کچھ لوگوں کا انتخاب کیا جائے تاکہ وہ علم دین پر سمجھ حاصل کرے اور اپنا مقصود حاصل کریں

اور جب وہ واپس اپنی قوم میں لوٹ جائیں تو وہ اپنی قوم والوں کو ڈر سنائیں اور وہ ان کو حلال و حرام اور جائز و ناجائز سب کا فرق بتائیں[15]۔

فقہی علوم سے طلباء کا ذہن کھل جاتا ہے وہ مقطوع علیہ وہ مظلوم شخص جسے ڈاکو ڈرا دھمکا کر مال لوٹ لیں یا مقطوع لہ وہ مال جس کی وجہ سے ڈکیتی کی واردات سرزد ہوئی ہو یا شارب مطلب شراب پینے والا یا مشروب پینے کی چیز عموما اس کا اطلاق حلال چیزوں پر ہوتا ہے یہ ساری چیزیں علم فقہ کا طالب علم سیکھ لیتا ہے

علوم اسلامیہ کے طلباء و طالبات میں فقہی بصیرت و فراست ان کی کامیابی کا راز ہے یہی وجہ ہے کہ فقہ کا علم ان کے دلوں میں نقش ہو جاتا ہے کچھ اساتذہ کرام ایسے ہوتے ہیں جن کی فقاہت کو دنیا تسلیم کرتی ہے فقہ پڑھنے سے طلباء میں تحقیق کا مزاج پیدا ہوتا ہے اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ نئی چیزوں پر تحقیق کیا جائے اور اس کی گہرائی میں جایا جائے اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ اخلاص اور لگن سے جدید فقہی مسائل کا حل تلاش کیا جائے، فقہ پڑھنے سے طلباء میں شعور پیدا ہوتا ہے ان میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ان کا منصب کیا ہے اور ان کی ذمہ داری کیا ہے فقہ پڑھنے سے طلباء میں غیر معمولی خوبیاں اور صلاحیتیں پیدا ہوتی ہے رسوخ فی العلم اور تفقہ فی الدین کی دولت ان طلباء کو نصیب ہو جاتی ہے[16]۔

علم فقہ میں طلباء انتہائی دلچسپی لیتے ہیں فقہی علوم سے طلباء میں عقل و فہم بڑھتا ہے مزید یہ کہ فقہی علوم کے ماہرین میں صبر و استقامت کا مادہ ہوتا ہے بالیقین یہ اللہ سبحانہ و تعالی کی طرف سے ایک عطا کردہ تحفہ ہوتا ہے یہ لوگ کبھی کسی سے بغض و حسد نہیں رکھتے، اسی طرح فقہ کے طلباء میں ایک جذبہ ہوتا ہے اور یہ ہر وقت سوچتے رہتے ہیں کہ فقہ کے جو جدید مسائل ہیں اس کا ایک بہترین حل نکالا جائے، یہی وجہ ہے کہ علم فقہ کے طلباء یونیورسٹیز و مدارس دینیہ میں تحقیق و تخریج کا کام کرتے ہیں اور اپنے معاون کے زیر نگرانی ایسے نئے مضامین پر کام کرتے ہیں جو اس معاشرہ کے لئے بھی فائدہ مند ہو اور باعث اجر و ثواب بھی بنے اسی طرح فقہ کے طلباء جب تحقیق و تخریج کا کام کرتے ہیں تو وہ ایسے مسائل اور ایسے مضامین لیتے ہیں جس سے عوام الناس کو بھی فائدہ ہو اس مقصد کے لئے یہ طلبہ مختلف مدارس اور مختلف یونیورسٹیز میں جاتے ہیں اسی طرح مختلف لائبریریز میں جاتے ہیں اسی طرح ایک شہر سے دوسری دوسرے شہروں میں سفر کرتے ہیں اس کے علاوہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں سفر کرتے ہیں تاکہ ان کا یہ تحقیقی مرحلہ مکمل ہو اور وہ جو فقہی مضمون انہوں نے تحقیق کے لئے لیا ہوا ہے تاکہ اس تحقیقی خدمت کا ان کو آخرت میں بھی اس کا اجر ملتا ہو اور دنیا میں بھی اس کا فائدہ ہو اور طلباء فقہ کے علوم میں اس وجہ سے بھی دلچسپی لیتے

ہیں تا کہ ان کے ذہن میں وہ مسائل جس کا حل جو کہ ایک عام قاری کے پاس نہیں ہوتا اس کا حل نکالا جائے اور ایک عام فہم اور آسان انداز میں عام عوام الناس کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ عوام الناس کو بھی فائدہ ہو۔

الملک الکامل کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ علماء کے ساتھ مناظرے کرتا تھا اور ان سے فقہ اور نحو میں عجیب وغریب مسائل وسوالات پوچھ کر ان کا امتحان لیا کرتے تھے پھر جو علمائے کرام ان کو صحیح جواب دیتے تو ان کی بڑی قدردانی کرتے اور ان کو مختلف تحائف سے نوازتے، بہت سارے علماء شب باشی کر کے ان سے فقہی گفتگو کیا کرتے تھے[17]۔

علوم اسلامیہ کے اساتذہ خوش مزاج اور زندہ دل عالم ہوتے ہیں وہ اپنے طلبہ اور متعلقین کی خاطر داری اور دلداری کرتے ہیں اور ان کو بڑی پیار محبت اور شفقت سے سمجھایا کرتے ہیں اگر کوئی طالب علم ان سے فقہ میں سوال کرے تو باقاعدہ تصدیق کے بعد ان کو ان کے سوال کا جواب دیتے ہیں۔ علم فقہ میں کچھ استعمال کرنے والے اس طرح اصطلاحات ہوتے ہیں جس سے فقہاء کرام کی مراد کی وضاحت مشکل ہوتی ہے اس کے لئے علم فقہ کے اساتذہ کرام طلباء کو مختلف ڈکشنریز اور مختلف کتب کا حوالہ دیتے ہیں تا کہ طلباء کے لئے کوئی مشکل نہ ہو یا بسا اوقات اس طرح ہوتا ہے کہ اساتذہ کرام ایک لفظ کسی پہلو کے لئے استعمال کرتے ہیں یا اصطلاح میں اس کا کوئی اور مطلب نکلتا ہے جس سے طلبہ کو سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے تو اساتذہ کرام کوشش کرتے ہیں کہ اس طرح مشکل الفاظ کی وضاحت کریں اور طلباء کی سمجھ میں یہ بات آجائے کہ فلاں لفظ کس چیز کے لئے استعمال ہوا ہے علم فقہ میں بعض الفاظ اس طرح بھی ہوتے ہیں کہ جس کو فقہائے کرام متداول صیغوں اور اصطلاحی تعبیرات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

اسی طرح فقہی علوم کے طلباء یہ سیکھ جاتے ہیں کہ تعزیر کیا ہے اور حد کیا ہے مثلاً تعزیر ایسی سزا جو شریعت کی مقرر کردہ نہ ہو اسی طرح مسکر نشہ آور چیز اسی طرح قتل عمد جو جان بوجھ کر کسی کو قتل کرنا یا قصاص قتل کا بدلہ، یا دیت میں وہ مال جو جانی نقصان کے عوض میں واجب ہو جائے یا قتل خطا، جو غلط فہمی میں کسی شخص پر وار کرنا یا نشانہ لگ جانا اور اس سے کسی شخص کی جان چلی جائے یہ ساری چیزیں علم فقہ کے طلباء سیکھ جاتے ہیں اسی طرح دور جدید میں بیع بالتقسیط یعنی قسطوں پر خرید وفروخت کے مسائل، یہ سارے سیکھ جاتے ہیں[20]۔

دور جدید میں فقہی علوم حاصل کرنے کے لئے بہت سارے مواقع موجود ہیں بالخصوص ایسے حواشی وحوالہ جات موجود ہوتے ہیں جن سے طلباء آسانی سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور ایسی بہت ساری کتابیں مختلف زبانوں میں موجود ہوتی ہیں کہ طلباء کمرہ جماعت میں علم حاصل کرنے کے بعد ان کتب سے آسانی کے ساتھ فائدہ لے سکتے ہیں بلکہ

عصر حاضر کے اس سائنسی دور میں مختلف ویب سائٹس ہیں جن پر علم فقہ سے متعلق کئی کتابیں موجود ہوتی ہیں جبکہ ایسے سائٹس بھی ہیں جس پر لائبریریز موجود ہوتی ہیں اور وہ ایک لائبریری کی شکل میں ہوتی ہے۔

ابن منیر الاسکندری کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ علم فقہ کے بڑے عظیم ماہر اور عالم تھے ان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فقہ پر عبور دیا تھا ان کے متعلق شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں کہ دیار مصر کو دو شخصیتوں پر ناز ہے جو مصر کے کناروں کے باشندے ہیں ان میں ایک دقیق العید ہے جو قوس کے رہنے والے ہیں اور دوسرے ابن المنیر ہیں جو اسکندریہ کے رہنے والے ہیں[18]۔ اسی طرح غیر شری علوم کی بھی تین قسمیں ہوتی ہے ایک وہ علم جو پسندیدہ علوم میں سے ہے دوسری قسم وہ علم ہے جو ناپسندیدہ علوم میں سے ہے اور تیسری قسم مباح ہے پسندیدہ علوم وہ ہے جو زیادہ تر دنیاوی امور سے وابستہ ہے جیسے علم طب، یا علم حساب وغیرہ، ان میں سے بعض علوم ایسے ہیں جو فرض کی کفایہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور بعض علوم اس طرح ہیں جو فرض کفایہ کی حیثیت تو نہیں رکھتے البتہ صرف اچھے ہیں بعض علوم ایسے ہوتے ہیں جو انتہائی ضروری ہوتے ہیں مثال کے طور پر طب کا علم اگر کسی کے پاس نہ ہو تو سارا گاؤں یا سارا شہر تکلیف میں رہے گا یا علم حساب کو لے لیں اگر علم حساب کسی کے پاس نہ ہو تو وصیتوں ں کی تعمیل اور وراثتوں کی تقسیم کس طرح ممکن ہو گی، ان علوم میں سے اگر ایک بندہ بھی یہ علم حاصل کرلے تو باقی لوگوں کے ذمہ سے یہ فرض ساقط ہو جائے گا، اسی طرح نہ پسندیدہ علوم میں جادوگری یا وہ علوم جس سے کسی کو دھوکہ دیا جائے، اسی طرح مباح علوم میں شعر وشاعری کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس میں کوئی غیر ضروری اور غیر اخلاقی الفاظ کا استعمال نہ ہو، یا تاریخی وغیر تاریخی علوم اسی زمرے میں آتے ہیں[19]۔

## خلاصہ کلام

فقہ اسلامی کی عہد بہ عہد تاریخ بڑی وسیع اور دلچسپ رہی ہے، فقہی مسائل سے متعلق توضیح و تفہیم کے لئے بہت سارے شروحات و حواشی لکھے گئے ہیں، اسی طرح علوم اسلامی کے طلباء اردو زبان کے تفاسیر میں زیادہ تر فقہی تفسیر کے طور پر معارف القرآن کو ترجیح دیتے ہیں، زیادہ تر طلباء اپنے کورسز میں مسلم فیملی قوانین، مجنون کی بیع، نکاح، طلاق، بیع، شرط فاسد کے ساتھ بیع، شفعہ کے مسائل، زمین میں پوشیدہ چیز کی بیع، نابینا شخص کی خرید وفروخت، مدت خیار میں عقد کا حکم، بائع سے حلف لینے کی کیفیت، اختلاف آئمہ، اور دیگر دروس وغیرہ انتہائی ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں، یہ بات واضح ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم وحکمت کے عجائبات اور کمالات لامحدود ہیں اور اللہ جسے چاہتا ہے علم کی روشنی سے نوازتا ہے۔ علم فقہ کے طالب علموں میں یہ استعداد ہوتی ہے کہ وہ ہر ایک چیز کو گہرائی میں لیتے ہیں اور ہر ایک فقہی مسئلے پر تحقیق کرتے ہیں اس کے بعد وہ دلائل جو قران اور حدیث سے ہو، اور جو

مستند کتب سے ہو، اس کا مطالعہ کرتے ہیں اور پھر مختلف فقہاء کرام سے علمی مباحثہ کرتے ہیں، جس سے کا دلائل کی روشنی میں حل نکالا جاتا ہے علوم اسلامیہ کے طلباء اپنے اندر ذہنی و فکری بیداری پیدا کرتے ہیں اور فقہی مسائل کے لیے علماء اور سکالر کی مجالس اختیار کرتے ہیں مختلف کانفرنسز میں شرکت کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی علمی صلاحیت اجاگر ہوتی ہے۔

## مصادر و مراجع


1 ۔ قاسمی، وسیم احمد، مفتی، (شارح)انوار القدوری شرح اردو مختصر القدوری، ص29، دارلاشاعت، کراچی، 2011ء

2 ۔ بلیاوی، عبد الحفیظ، مولانا، مصباح اللغات، ص614، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 1999ء

3۔ بخاری، ابو عبد اللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب العلم، رقم الحدیث، 71، دار احیاء التراث، بیروت، س۔ن

4۔ ندوی، ریاست علی، مولانا، اسلامی نظام تعلیم، ص47، الفیصل ناشران، لاہور، 1996ء

5۔ الذہبی، امام، شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، ج01، ص197، دار العلمیہ، س۔ن

6۔ الزحیلی، ڈاکٹر، وھبہ، ج05، ص129، دارالاشاعت، کراچی، 2012ء

7۔ مبارک پوری، اطہر مبارک، مولانا، سیرت آئمہ اربعہ، ص152، مکتبہ عمر فاروق، پشاور، س۔ن

8۔ البانی، ناصر االدین، حجیت حدیث، ص39، اسلامی کتب خانہ، ساہیوال، 2009ء

9۔ ابن خلدون، رئیس المؤرخین، علامہ، عبد الرحمٰن، مقدمہ ابن خلدون، ج10، ص314، نفیس اکیڈمی، کراچی، 2001ء

10۔ ندوی، سید سلیمان، علامہ، سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ص187۔188، دار ابلاغ پبلشرز، لاہور، 2010ء

11۔ ریحان، مولانا اسماعیل، نظریاتی جنگ کے اصول، ص09، مکتبہ حکیم الامت، کراچی، 2010ء

12۔ قاسمی، وسیم احمد، مفتی، (شارح)انوار القدوری شرح اردو مختصر القدوری، ص31

13۔ رحمانی، محمد کریم، مولانا، فقہی مسائل، ص283، فاطمہ پریس، سہارنپور، 1989ء

14۔ القرآن، التوبہ:129

15۔ النسفی، ابی البرکات، عبد اللہ بن احمد بن محمود، تفسیر مدارک (اردو)، ج03، ص459، مکتبہ علوم اسلامیہ، لاہور، 2013ء

16۔ ندوی، منور سلطان، نایاب، ص73، فیصل پبلیکشنز، سہارنپور، 2011ء

17۔ ابن خلدون، رئیس المؤرخین، علامہ، عبد الرحمٰن، مقدمہ ابن خلدون، ج10، ص315،

18۔ ایضا، ج10، ص352

19. امام غزالی، حجۃ الاسلام، امام محمد بن محمد، احیاء العلوم الدین، ج 01، ص 55، دار الاشاعت، کراچی، س۔ن

20۔ بنکرامی ، سید حکیم شاہ ، مفتی ، المصطلحات الفقہیہ حسب ترتیب ابواب الفقہ ، ص 17۔16، (مترجم)، مولانا عباد الرحمٰن، اسلامی کتب خانہ، کراچی، س۔ن